

۱۲ جولائی ۱۹۲۵ء



۱۲ جولائی ۱۹۲۵ء وفات میرزا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تعلق آج و شنبہ شام ہزارہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ صبح کے وقت حضور کی بسیت خدا قائل کے فضل سے کبھی تھی لیکن شام کو مریں چکر آئے کی تکلیف ہوئی اجاب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہما کی طبیعت بھی قدر سے خراب ہے اجاب دعا فرمائیں۔

قادیان ۲ جولائی - آج بعد نماز عصر یا دینر اندر شہر نے کی طرف سے محکم میاں محمد عبد اللہ صاحب بی بی ایس بی (راجستھان) محکم مرزا منورہ صاحبہ و آفتان زندگی اور چودہری عبدالجبار صاحب بھٹی بی بی - آج صبح آج صبح سے ہی کے اعزاز میں دعوت جاری گئی اور ایڈریس پیش کیا گیا۔

سردار عطاء الرحمن صاحب غنی ایم۔ اے ابن محکم ڈاکٹر اقبال علی صاحب غنی کے ہاں کل لڑاکا تو لہڑا گیا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

انہوں میں ہم بخش صاحب کن گج لاہور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابہ ہیں اور موعود کے وفات پا گئے امان اللہ وانا مالک راجھون۔ جنازہ حضرت نعمتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔ اور مرحوم کو مقبرہ

جسٹس ۳۲ | ۳ ماہ و قافہ ۲۵ء ۳۰ | ۳ شعبان ۶۵ء ۳۰ | ۳ جولائی ۱۹۲۶ء ۱۵۲

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۳ ماہ احسان ۲۵ء ۳۰ مطابق ۳ جون ۱۹۲۶ء

احمدی مجاہدین نے مسلمانوں کی کھوئی ہوئی عظمت کی زمیںوں (سین و عقیدہ) میں سی جھنڈا گاڑ دیا

معتقدہ (سین) میں دو نوجوان اسلام قبول کر کے اہمیت میں داخل ہو گئے

جب میسائیوں نے اس وقت تک کئی معاہدے کر کے ان کی خلافت دور کی کی ہے کیا ابھی تک تمہاری آنکھیں نہیں کھلیں تمہیں چاہیے کہ ان کی بات پر اعتبار نہ کرو۔ اور یہاں اپنے ہاتھوں اسلامی جھنڈے کو سرنگوں نہ کرو۔ سب نے کہا ہم میں مقابلہ کی قوتات نہیں۔ پھر بتائیے کیا کیا جائے۔ اس جزیل نے کہا یہی کرو کہ جب میں مرنا ہی ہے تو میں مریں۔ تاکہ کوئی یہ تو نہ کہے۔ کہ ہم نے اپنے ہاتھ سے اسلام کا جھنڈا سرنگوں کر دیا۔ مگر اس کی بات نہ مانی گئی۔ وہ اکیلا دشمن کے مقابلہ میں نکلا۔ اور لڑتا ہوا مارا گیا۔ مسلمانوں نے ہتھیار رکھ دیئے۔ اور سھوڑا اہوت سامان لے کر شہر سے باہر نکل آئے۔ اور نیند رگاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستہ میں ایک ٹیلہ آیا۔ تو بادشاہ نے اس پر کھڑے ہو کر پچھلے شہر کو دیکھا۔ اور روئے لگ گیا۔ اس کی پوی نے کہا جب مردوں کا کام کرنے کا وقت تھا۔ اس وقت توڑتے نہیں کیا۔ اب عورتوں کا کام کرنے لگ گیا ہے۔ کہ رو رہا ہے۔ اس سے کیا ہو سکتا ہے۔ آخر جب جہازوں میں مسلمان سوار ہوئے۔ تو میسائیوں نے ان کو قرق کر دیا۔ اور سب ڈوب گئے۔ ان میں سے چند ہی بچے۔ آج سپین میں ایک مسلمان بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ جہوں نے سپین کو فتح کیا تھا۔ آج ان کا ایک حصہ سپین کے ماتحت ہے۔ غرض جہاں مسلمانوں نے آٹھ سو سال حکومت کی۔

اسکے بعد بہت بڑی فوج مقابلہ پر آئی۔ مگر اسلام لشکر نے اسے بھی تتر بتر کر دیا۔ اور چند ماہیں سا راعلا تہ جس کا نام اندلسیہ تھا فتح کر لیا۔ بعد میں اور بادشاہوں نے باقی ملک فتح کیا۔ اور چھٹی صدی سے لے کر تیرھویں صدی تک ۸۰۰ سال مسلمانوں نے سپین میں حکومت کی۔ آج تو ایسے بہادر تھے۔ لیکن انہوں نے نکلے کہ جب میسائیوں نے حملہ کیا تو مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر لکڑوا کر دیا۔ اور آخری مسلمان بادشاہ صرغ غراٹھ کا بادشاہ رہ گیا۔ جب یہ شہر سارے میسائیوں کا مقابلہ کرنا تھا۔ تو قرق ڈیٹیڈ بادشاہ نے مسلمانوں سے کہا کہ تم اپنے وطن چلے جاؤ۔ اور جو کچھ لے جا سکتے ہو لے جاؤ۔ ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ اس وقت بادشاہ نے ذمہ دار لوگوں کو جسے کو کے مشورہ کیا۔ تو سب نے کہا کہ ہمیں یہ بات مان لینی چاہیے۔ کیونکہ ہم عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس وقت تک جرنیل اٹھا۔ اور اس نے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر اچھی ۵۰-۶۰ سال ہی گزرے تھے کہ مسلمان افریقہ پہنچ گئے۔ اور پہلی صدی ابھی باقی تھی کہ سپین پر حملہ کیا۔ اس وقت ان کے جوش کا پتہ اس سے لگتا ہے کہ جب مسلمانوں کی تھوڑی سی فوج سپین کے کنارے ایک پہاڑی پر آئی۔ تو طواقم جزیل نے کہا ہم اسلام کے علمہ کے لئے یہاں آئے ہیں۔ مسلمانوں نے یہ حملہ دیکھا نہیں کر دیا تھا۔ بلکہ سپینی لوگوں نے افریقہ کے کئی علاقوں پر حملہ کر کے ان کے آنے کی وجہ پیدا کر دی تھی۔ طابق نے اپنی فوج سے کہا۔ آؤ اب ہم اپنے سب جہاز غرق کر دیں۔ اگر ہم فاتح ہوئے۔ تو نئے جہاز بنا کر گھر جائینگے۔ ورنہ ہمیں سب کے سب شہید ہو جائینگے۔ یہ سب نے کہا بے شک جہاز غرق کر دیئے جائیں۔ چنانچہ سب جہاز غرق کر دیئے گئے۔ اور اسکے بعد مٹی بھر اسلامی لشکر آگے بڑھا۔ جہاں کہ بادشاہ کی دہلی گئی فوج مقابلہ پر آئی۔ مگر شکست کھا کر بھاگ گئی۔

فرمایا۔ اسلام کی تاریخ میں ایک اہم واقعہ سپین پر مسلمانوں کا حملہ ہے۔ اس حملہ کے بعد یورپ نے پھر ایشیا پر حملہ کیا اور سارے ایشیا پر چھا گیا۔ گو با مسلمانوں نے سپین پر حملہ کر کے یورپ کو بیدار کر دیا۔ اور یورپ نے بیدار ہو کر ایک طرف تو ایشیا کو پامال کر دیا۔ اور دوسری طرف افریقہ پر قبضہ کر لیا۔ غرض مسلمانوں کا یہ حملہ اس لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے۔ کہ اس نے یورپ کو جو صدیوں سے سویا پڑا تھا اسے بیدار کر دیا۔ پھر اسے یہ اہمیت حاصل ہے کہ اگر اس کی پیروی کی جاتی۔ اور مسلمان یورپ میں ممالک میں داخل ہوتے رہتے۔ تو ایشیا سارے یورپ پر غالب آجاتا۔ اور آج عیسائیت کا ٹھہر نام و نشان نہ لہتا۔ مگر مسلمان یہ حملہ کرنے کے بعد ان غزائے کو چھوڑ بیٹھے جنہیں دیکر وہ بھلے تھے۔ اور ان مقاصد کو بھول گئے۔ جن کے لئے یورپ میں داخل ہونے تھے۔ نہ صرف یہ بلکہ آپس میں لڑنے لگ گئے۔

اور جہاں سے سارے یورپ پر حکومت کی وہاں آج سوکھنے کو بھی مسلمان نہیں ملتا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ سپین سے انزکود سے درجہ پر ایک اور حکومت مسلمانوں کی تھی۔ جہاں انہوں نے صدیوں اسلام کا جھنڈا قائم رکھا۔ وہ صفیلیہ کی حکومت تھی۔ جسے اب سسلی کہتے ہیں۔ یہ اٹلی کے ملک کے نیچے ایک جزیرہ ہے۔ کسی دقت پر پہنچنا اس کی بڑی زبردست بحری حکومت تھی یہاں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مسلمانوں نے حملہ کیا۔ مگر پہلے حملہ میں کن روں پر چھاؤ نیاں بنا کر لوٹ آئے۔ پھر نویں صدی میں مسلمانوں نے اس پر ناقصہ حکومت قائم کی۔ اٹلی کا پچھلا حصہ بھی مسلمانوں نے فتح کر لیا۔ اور اڑھائی سو سال سے زیادہ صفیلیہ میں اسلام کا جھنڈا سر بلند رہا۔ مگر پھر جس طرح سپین میں مسلمانوں کا حال ہوا۔ تو یہی صفیلیہ میں ہوا۔ وہاں سے بھی مسلمانوں کو نکال دیا گیا۔ اور آج وہاں بھی کوئی مسلمان دیکھنے کو نہیں ملتا۔ سوائے اس کے جو باہر سے گیا ہو۔

یہ حالت نہایت ہی دردناک پیرا میں بیان کرنے کے بعد حضور نے فرمایا۔ ایک مرد دل کے لئے تو یہ کوئی چیز نہیں۔ لیکن زندہ دل انسان کے دل پر یہ حالات پڑھنے اور سننے کے بعد جو زخم لگتے ہیں۔ ان کے اندمال کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ میں نے جب سے ان حالات کو پڑھا ہے۔ اسی وقت سے ارادہ تھا کہ خدا تاملے تو نیک دے تو وہاں مبلغ بھیجیں۔ تاکہ ایک دفعہ پھر وہاں اسلام کا جھنڈا اٹھائیں۔ جنگ سے قبل میں نے ملک محمد شریف صاحب کو سپین بھیجا تھا۔ مگر وہاں رسول وار شروع ہو جانے کی وجہ سے انہیں واپس آنا پڑا۔ اور میں نے ان کو اٹلی بھیج دیا۔ اب ہمارا سپین میں پہلا وفد پہنچ چکا ہے۔ یہ وفد دو مبلغین پر مشتمل ہے۔ اور ایک ملک کے مقابل میں دو آدمیوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ مگر اس طرح مبلغ اسلام کا جھنڈا دیکھ جاری اور کام شروع کر دیا گیا ہے۔ دوسرا مقام صفیلیہ کا ہے۔ میں نے اٹلی کے مبلغین کو لکھا تھا۔ کہ جس طرح سپین میں اسلام پھیلا تھا۔ گرام و دہان مسلمانوں کی گیسوں اور اولادیں اسلام کی دشمن ہیں۔ اسی

کرتا ہے۔ لیکن اگر لاکھوں دودو پیسے کی موسم تیاں بھی جلا دی جائیں تو وہ بھی ایک بڑے علاقہ کو روشن کر سکتی ہیں۔ ہم خدا تاملے کے فضل سے لاکھوں ہیں۔ اگر ہم سب میں روشنی پیدا ہو جائے۔ تو دنیا روشن ہو سکتی ہے۔ ہر احمدی کو اپنی حالت بدلتی چاہیے۔ تم اب انسان نہیں بلکہ موتی بن

جاؤ۔ اور جب موتی بن جاؤ گے۔ تو کوئی مشکل تمہارے سامنے نہ ٹھہر سکے گی۔ کیونکہ موت کو کوئی مار نہیں سکتا۔ زندہ کو مار تے ہیں۔ پس موت بن جاؤ۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ (خاکسار غلام نبی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر کبیر جلد ششم حصہ چہارم جزو دوم کے متعلق اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تفسیر کبیر جلد ششم حصہ چہارم جزو دوم یعنی تیسویں پارہ کی دوسری جلد کے لئے جو درست قیمت پیشگی ارسال فرمائیں وہ رقم ارسال کرتے وقت محاسب صاحب کی خدمت میں لکھ دیا کریں۔ کہ یہ رقم ام طاہر ٹرسٹ جزو دوم کے کھاتے میں جمع کریں۔ جزو ثانی کے کھاتے کا نام ام طاہر ٹرسٹ جزو دوم، ضرور لکھا کریں۔ لیکن احباب قیمت ارسال کرتے وقت کبھی ترجمہ القرآن لکھ دیتے ہیں۔ یا کبھی تفسیر کبیر لکھ دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ رقم تفسیر کبیر کے کسی اور کھاتے میں جمع ہو جاتی ہے۔ (۲) لیکن دوست پیشگی رقم زیادہ بھیج دیتے ہیں۔ اور ان کا منشا زیادہ جلدی خریدنے کا ہوتا ہے۔ ان کی خدمت میں بطور اطلاع عرض ہے کہ زیادہ رقم بھیجنے کی صورت میں ضروری ہے کہ وہ اپنی مطلوبہ تعداد سے دفتر ہذا کو تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔ جب تک دفتر تحریک جدید ان کے مطالبہ کو تحریری طور پر منظور نہ کرے۔ کہ آپ کو اتنی تعداد دے دی جائے گی۔ اس وقت تک آپ اپنی مطلوبہ تعداد کے دیئے جانے کو یقینی نہ سمجھیں۔ کیونکہ پانچ جلدوں سے زیادہ کی خریداری کی صورت میں دونوں طرف سے تحریری طور پر تعداد کا معین ہونا ضروری ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں دفتر پانچ سے زیادہ جلدیں دینے کا ذمہ وار نہ ہوگا۔ رقم خواہ آپ کی طرف سے زیادہ ہی جمع کیوں نہ ہوگی۔ (۳) تفسیر کبیر جلد ششم حصہ چہارم جزو دوم کی قیمت مبلغ سات روپیہ ہے جو درست ڈاک کے ذریعہ منگوانا چاہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ قیمت کے ساتھ ہی مبلغ ایک روپیہ فی جلد برائے اخراجات ڈاک مزید ارسال فرمائیں۔ کیونکہ دی جی بھیجنے کے دستور سے حتی الوسع احتراز کیا جاتا ہے۔ (۴) نیز جزو ثانی ابھی زیر طبع ہے۔ ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ جس وقت مکمل ہو کر برائے فروخت دفتر میں آجائے گی۔ اس وقت انشاء اللہ قافلے بڈریو اخبار اعلان کر دیا جائیگا۔ (انچارج تحریک جدید)

ضروری اعلان

تبعی خط و کتابت کے لئے احباب سے پتے منگوائے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں ضروری ہے۔ کہ کوئی بھی مہیا کے جایا کریں۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ احباب مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ آئندہ پتے بھجوائے جائیں۔ کہ زیر مبلغ احباب کس عمر کے ہیں۔ ان کا پیشہ کیا ہے۔ ان کی سوسائٹی میں کیا پوزیشن ہے۔ تعلیم زبان۔ دیگر خاندانی حالت اور مذہبی دلچسپی وغیرہ۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

درخواستہائے دعاء

۱) سید نوید الطہر صاحب لاہور بیمار ہیں (۲) ملک فضل الہی صاحب بھروی حال بنگلور بیمار ہیں۔ ۳) سید ظہیر الحق صاحب جمشید پور کی آنکھ میں سخت تکلیف ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ۴) پودھری دوست محمد خاں صاحب ایم۔ اے ہوشیار پور کا لڑکا افتخار احمد بیمار ہے (۵) قاضی عبدالحی صاحب طالب علم میڈیکل کالج امرتسر عرصہ سے بیمار ہیں۔ ۶) قادر بخش صاحب پشیمان کالہ کا عبد الغفور بیمار ہیں دردیخ بیمار ہے۔ (۷) مولوی محمد عثمان صاحب کھنوی عرصہ سے

دادا کا ترکہ اور یتیم پوتا

مندرجہ بالا موضوع کے متعلق حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایضاً اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز نے علماء جماعت کو تحقیق کرنے کا جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس بارہ میں یہ پہلا مضمون ہے۔ جو حضور کی خدمت اقدس میں پہنچا ہے۔ اگر کوئی اور عالم سلسلہ اس بارہ میں کچھ لکھنا چاہیں تو لکھ کر حضور کی خدمت میں بھیجوا دیں۔ (ایڈیٹری)

اہم فطرتی سوال

یتیم پوتا بچپا کے ہوتے ہوئے اپنے دادا کے ترکہ سے کیوں محروم ہے؟ یہ ایسا فطرتی سوال ہے۔ جس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ بیٹا اپنے باپ کی زندگی میں چند بچوں کو چھوڑ کر مر جاتا ہے۔ یتیم بچوں کی نگرانی اب ان کے دادا یعنی مرنے والے بچپا کے سپرد ہے۔ قصداً الہی سے مجھے دونوں کے بعد دادا سے بھی پیام اجل کو لیکھ دیا۔ یتیم بچوں کے لئے یہ دوسری مصیبت تھی۔ لیکن اس پر مستزاد یہ ہوا۔ کہ دادا جتنی جائداد چھوڑا ہے۔ اس کے وارث اس کے زندہ بیٹے یعنی یتیم بچوں کے چچا ہیں۔ ان بچوں کو اس جائداد سے کچھ نہیں ملے گا۔ اگر ان کا دادا ان کے باپ سے پہلے مرے تو وہ اپنے بچوں کے ساتھ برابر کے شریک بنے یعنی اس جائداد میں جو حصہ ان کے باپ کا تھا۔ وہ انہی کو ملتا۔ لیکن اس کے پہلے مرنے سے ایک تو وہ اپنے باپ کے سایہ سے محروم ہوئے دوسرے جائداد بھی گئی۔ جہی جائداد سے پوتوں محرومی ایسی حسرت اور تلخی اپنے ساتھ رکھتی ہے جسے نظر انداز کرنا بظاہر اولین نصیحت کے مغز و منشا کے خلاف ہے۔

پھر ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک قسم کے مشرک خاندان کا رواج ہے۔ بیٹے جب تک کنوارے ہوتے ہیں۔ وہ اپنی الگ جائداد بنانا اپنے ماں باپ سے بے پروائی اور ان کی بے ادبی سمجھتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کھاتے ہیں۔ ماں باپ کے ہی سپرد کر دیتے ہیں۔ شادی کے بعد بھی ایک بیٹے عرصہ تک یہی دستور چلا جاتا ہے۔ بہو کے لئے اپنی ساس کے تابع رہ کر گزارا کرنا ہی حقیقی سعادت مندی خیال کی جاتی ہے۔ اور باپ جب تک زندہ ہے۔ بیٹے

کی گمانی اسی کی ملکیت میں منضم ہوتی جاتی ہے۔ بعض خاندانوں میں تو اس طرح چہلپہنتی تک ایک ساتھ رہ کر زندگی گزارتے کارواج ہے۔ اس وجہ سے ہندوستان کے اندر یہ سوال اور زیادہ شدت کے ساتھ اٹھتا رہتا ہے۔ اور اسلامی قانون وراثت کے رواج میں بڑی حد تک روک تھام ہو رہا ہے۔ کیونکہ یہ سلسلہ کوئی فطری مسئلہ نہیں۔ بلکہ اکثر اس قسم کے واقعات مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔ پس ان حالات میں اس سوال کے سارے پہلوؤں پر بحث کرنا اور یہ پتہ لگانا۔ کہ وہ کونسی نصوص ہیں۔ جو اس سوال کے جواب کی بنیاد میں نہایت ضروری ہے۔

دوسرا پہلو

اس سوال کا جذباتی پہلو منفر داً تو نہایت اہم نظر آتا ہے۔ لیکن جب دوسرے امکانات کے ساتھ ملا کر اسے دیکھا جائے تو اس کی اہمیت کی چمک کسی قدر ماند پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ جہاں پوتوں کے یہ حالات مقصور ہو سکتے ہیں۔ وہاں یہ بھی تو ممکن ہے کہ ان کے چچا نہایت بے کسی اور کسب کی حالت میں ہوں۔ اور پوتا خوش حال ہو پھر بھی تھوڑا بہت انہیں اپنے باپ کی جائداد سے مناسبت ہے۔ اس میں بھی بالدار حقیقت شریک ہو بیٹھے۔ اور وہ جھڑپوں میں وہ رہ رہے ہیں۔ اس سے بھی ان کو کھال دے۔ یہ بھی تو غریب بچوں پر ایک قسم کا ظلم ہو گا۔ غرض جس طرح مرنے والوں کے حالات مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح پیچھے رہنے والے زندوں کے حالات بھی مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی خاص قاعدہ پر کلیہ کے ذراک میں بے رحمی کا اعتراف وارد نہیں ہو سکتا۔ لیکن پھر بھی وہ قدرتی تعلقات جو دادا اور پوتا میں قدرت کی طرف سے قائم کئے گئے ہیں۔

اور جو ان جذبات کا منبع ہیں۔ کسویں واضح نص کے تقاضی ہیں۔ جو ان کی محرومی کی بنیاد میں سکے۔

پوتوں کی محرومی کے متعلق پہلے دلیل پہلے دلیل جو اس محرومی کے لئے بطور بنیاد پیش کی جا سکتی ہے۔ حضرت ابن عباس کی ایک روایت ہے۔ اس میں حضور فرماتے ہیں۔ **الحقوا الفرائض یا ہلہما فما بقی فهو لادلی رجل ذکر متفق علیہ** یعنی پہلے ذوی الفروض کے مقررہ حصے ادا کئے جائیں۔ پھر جو باقی بچے۔ وہ اس مرد کو دے دیا جائے۔ جو عصبہ ہونے کے اعتبار سے اقرب الی الہیت ہے۔ گویا عصبہ میں اقرب کے ہوتے ہوئے الیہ محروم ہو گا۔ اب ظاہر ہے کہ پوتے کی نسبت بیثامیت سے زیادہ قریب ہے اس لئے وہ پوتے کے لئے حاجب بن جائیگا۔

دوسری دلیل

دوسری دلیل حضرت زید بن ثابت کا ایک قول ہے۔ جو بخاری نے نقل کیا ہے کہ **لا یراث ذلذذ الابن مع الابن** بیٹا موجود ہو تو یتیم پوتا وارث نہیں ہو گا۔ اس نص سے بالبراحت ثابت ہوتا ہے کہ بیٹے کے ہوتے ہوئے یتیم پوتا دادا کی جائداد سے محروم ہے۔ اس جگہ یہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ یہ حضرت زید کی اپنی ذاتی رائے ہے۔ کیونکہ وراثت اور فرائض کے باب میں آپ کی ہدایت سمد ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی اس امتیازی خصوصیت کو خاص طور پر سربراہ حضور نے ایک موقع پر فرمایا۔ **ارحم امتی بامتی ابو یوسف** و **اشدھانی دین اللہ** **عسدر واعد قہما حیاء عثمان و اعلمہما بالجملا والحرام معاذ بن جبل و اقربہما لکتاب اللہ عز وجل ابی و اعلمہما بالفرائض زید بن ثابت و کلک امیۃ امین و امین ہذہ الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رواہ الترمذی و احمد میری امت کی بعض خصوصیات خاص امتیازی کمال رکھتی ہیں۔ ابو یوسف و رحم میں سب کے بڑے ہوتے ہیں۔ دین معاملہ میں عمر کی گرفت بڑی ہے زیادہ ہے۔ جہاں عثمان کے باپ کا کوئی نہیں**

حرام و حلال کے مسائل جاننے میں معاذ ممتاز ہیں قرآن مجید کی تلاوت و تفسیر جتنا ابی کو سہے اور کسی کو نہیں۔ فرائض کے علم میں زید بن ثابت کا کوئی ہم پلہ نہیں۔ ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے۔ اس امت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان خصوصیات میں میرے یہ صحابی میرے اسوہ کا اولین مظہر ہیں۔

تیسری دلیل

تیسری دلیل اس سلسلہ کے متعلق علماء امت کا زبردست اتفاق ہے۔ فقہائے بڑے بڑے اختلاف کئے مشکل سے ہی کوئی ایسا فطرتی مسئلہ برگا۔ جس میں کسی نہ کسی فقہ نے اختلاف نہ کر دیا۔ لیکن شروع سے لے کر آخر تک ایک فقہیہ یا ایک محدث بھی ایسا نہیں ملتا جو اس سلسلہ میں اختلاف کرتا ہو۔ امت کا یہ اتفاق اس سلسلہ کی شرعی حیثیت کو بہت زیادہ تقویت دے رہا ہے۔

چوتھی دلیل

چوتھی دلیل اس محرومی کی اہمیت کو اس لئے اور اس مسودہ کا ایک نوسٹا ہے حضرت ابو بکر کے پڑھائیے۔ کہ اگر ایک شخص ایک بیٹا اور ایک پوتے کو تقسیم کھڑے ہوگی۔ انہوں نے فرمایا بیٹے اور بہن کو نصف نصف لینگا۔ اور پوتے محروم ہو گیا حضرت عبداللہ بن مسعود کو جب اس نوسٹے کا حکم ہوا تو آپ نے فرمایا **لقد ضللت اذ اذانا من اللہ** **اقضی فیہا بما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبنت النصف ولا بنت الابن المسدس تکلمتہ التثنیین وما بقی فهو لادلی ذر الد البخاری فانینا اباموسیٰ فافہرما بقول ابن مسعود فقال لا تسمدونی مادا ہر خیرا ابجر خیرک رواہ البخاری والنسائی یعنی میں بھی اس نوسٹے کو تو گمراہ چھالوں۔ میری فیصلہ کر دینگا۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے نصف بیٹی کو ملے گا۔ چھٹا حصہ پوتے کو تاکہ قلہن قائما تزلزلک المطابق روایت پور ہو جائیں اور جو باقی بچے گا۔ وہ بہن کو ملے گا۔ یہ حدیث بتاتی ہے کہ پوتے کا وہ مقام نہیں جو بیٹی کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر بیٹا پوتے سے زیادہ ہوں۔ اور روایت کو پورا کر لیں تو پوتے کو بالکل محروم ہو جائیگا۔ ابن رشد کہتے ہیں **و اجموعا علی ان لیس بنات الابن مہراث مع بنات الصلب** **اذا استکملت بنات اللہ و التثنیین****

پانچویں دلیل

پانچویں دلیل اس محرومی کے ثبوت میں یہ ہے کہ بطرح بیٹا اور

اسی طرح بیٹی بھی وارث ہے۔ پس اگر چچا کی موجودگی میں بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا اپنے باپ کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے وارث قرار پائے۔ تو چاہیے کہ بیٹی کا بیٹا یعنی یتیم نواسہ بھی اپنی ماں کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے وارث بنے۔ لیکن یہ نظریہ سرگز درست نہیں۔ کیونکہ اس سے لازم آئیگا کہ نواسے ناسے کی اولادیں شمار ہوں۔ حالانکہ یہ سراسر خلاف شریعت ہے۔

یتیم پوتے کے وارث ہونے کے دلائل
اب ہم اس کے بالمقابل ان دلائل کو پیش کرتے ہیں۔ جن سے چچا کے ہوتے ہوئے یتیم پوتے کا وارث ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس بحث سے مقصد تحقیق و تدقیق کی دعوت ہے۔ تاکہ موافق و مخالف دلائل کی روشنی کسی صحیح فیصلہ تک پہنچنے میں بصیرت و رہنمائی کا کام دے۔

یہ ایک واضح اور کھلی ہوئی بات ہے۔ کہ یتیم پوتے کی محرومی کا مسئلہ منصوص علیہ نہیں۔ بلکہ مجتہد فیہ اور جس مسئلہ کے استنباط میں رائے اور قیاس کو دخل ہوتا ہے۔ اس میں خطا و صواب دونوں پہلوؤں کا احتمال موجود ہوتا ہے۔

ہیں کوئی ایسی قطعی دلیل اللہ آیت یا قطعی الثبوت حدیث نہیں ملتی۔ جس میں چچا کے ہوتے ہوئے دادا کی جائیداد سے یتیم پوتے کی محرومی کا بالصرحت ذکر ہو۔ اس کے برعکس قرآن مجید کی تین ہی آیات مسائل وراثت کی بنیاد ہیں۔ ان سے یتیم پوتے کے وارث ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ آیات و احادیث وراثت پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اسباب وراثت تین ہیں۔ نسب، صہرہ و لایب اور ولایت لیکن نسب کے سبب کو سب سے زیادہ قوی تسلیم کیا گیا ہے۔ اور اس میں سے بھی جزئیت فرعیات یعنی فرع و اصل کے تعلق کو بہت زیادہ کمال اور دائمی وراثت کا باعث سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ قانون وراثت میں اس بات کو خصوصیت سے ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ جس رشتہ دار کو دوسرے رشتہ دار سے جس نسبت سے زیادہ نفع اور آرام حاصل ہو۔ اسی نسبت سے اس کا حق مقدم رکھا جائے۔

آیات قرآن سے استدلال
اس سلسلہ میں ہم قرآن کریم کی دو آیتیں پیش

کرتے ہیں۔ ۱۔ للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقرابون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقرابون مما قل منہ او کثر نصیباً مفراً وضاً والناذر کو ۶۴ یعنی مردوں کے لئے بھی اس جائیداد سے حصہ ہے۔ جو ان کے ماں باپ یا قریبی رشتہ دار چھوڑ کر مر گئے۔ اور عورتوں کے لئے بھی اس جائیداد سے حصہ ہے۔ جو ان کے ماں باپ یا قریبی رشتہ دار چھوڑ گئے ہیں۔ جائیداد قلیل ہو یا کثیر ہر صورت میں ان کے حصے مقرر ہیں۔

(۲) یصیبکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساً و فوق الثلثین ثلث ما ترک وان کان تک واحداً فلھا النصف ولا یویسہ لکل واحد منہ ما لیس الذکر منہ مما ترک ان کان لہ ولد فان لم یکن لہ ولد وورثہ البواہ فلا مہ الثلث۔ النذیل یعنی اللہ تعالیٰ نے اولاد میں تقسیم ترکہ کے متعلق تمہیں تاکید کی کہ تمہارے۔ کہ دو عورتوں کے برابر ایک مرد کو دو اور اگر کوئی زریعہ اولاد نہ ہو اور عورتیں دو یا دو سے زیادہ ہوں۔ تو انہیں پانچ حصہ دیا جائے۔ اور اگر ایک ہو تو پانچ حصہ اگر میت کی کوئی اولاد نہ ہو۔ تو ماں باپ میں سے ہر ایک کو پانچ حصے کا اور اگر کوئی اولاد نہ ہو۔ اور ماں باپ ہی وارث ہوں تو ماں کو پانچ حصے اس جگہ والدین اور اولاد کے مفہوم کی تعین کے ساتھ سابقہ والدین اور الاقرابون کے الفاظ پر بھی غور کرنا چاہیے۔ کیونکہ آیت میں دو الگ الگ لفظوں کا ذکر خالی از حکمت نہیں ظاہر ہے کہ والدین اور اولاد میں جو تعلق ہے وہ اپنے ساتھ ایسی خصوصیتیں رکھتا ہے۔ جو کسی دوسرے رشتہ میں موجود نہیں۔ اس لئے اس تعلق کی سببیت کا حکم بھی دوسروں سے الگ ہونا چاہیے۔ خدا تعالیٰ نے جس طرح والدین کو بیٹے کے وجود کا منبع بتایا ہے۔ اسی طرح اس کی بقا و کما دار بھی ان کی جدو جہد اور کمائی پر رکھا ہے۔ اس کے بعد جب بیٹا جوان ہوتا ہے۔ تو اسے بھی والدین کے ایسے ہی حقوق کا ذمہ دار بننا پڑتا ہے۔ اسی طرح والدین اور اولاد کی یہ ذمہ داری

اور آپس کے یہ حقوق ایک دوسرے پر آفرینک قائم رہتے ہیں۔ وہ اپنی حقوق کی بنا پر ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں۔ اور اپنی حقوق کے باعث کسی دوسرے وارث کی وجہ سے ترکہ سے محروم نہیں ہو سکتے۔ اور چونکہ وراثت کی بعینہ ہی سبب اور یہی بنا آبار الابار اور اولاد الاولاد میں بھی ہے۔ اس لئے وہ بھی سوائے اس واسطے کے جس کے ذریعے وہ میت کے وارث بنتے ہیں۔ کسی اور وارث کی وجہ سے محروم الارث نہیں ہونے چاہئیں۔ کیونکہ جو آیات باپ اور بیٹے کو ایک دوسرے کا وارث بتاتی ہیں۔ بعینہ ہی آیات آبار الابار اور اولاد الاولاد کے باہمی توارث کی بھی دلیل ہیں۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ اور طے شدہ بات ہے۔ کہ والد اور اب کا اطلاق جس طرح باپ پر ہوتا ہے۔ اسی طرح دادا اور پردا سے پر بھی ہوتا ہے۔ اور جس طرح ولد اور ابن کا لفظ بیٹے پر اطلاق آیا ہے۔ اسی طرح پوتے اور پڑپوتے پر بھی بولا جاتا ہے۔ اسی سلسلے حضرت ابن عباس ایک مرتبہ پر حضرت زید بن ثابتؓ کے متعلق تعجب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اما یتقی اللہ زید بن ثابت یجعل ابنا و اولاد ابنا و اولاد ابنا و اولاد ابنا۔ کہ زید بن ثابت کو سورج چاہیے۔ کہ جب بیٹے کا بیٹا بیٹا ہے۔ تو باپ کا باپ باپ کیوں نہیں؟ لیکن اگر وہ اس زمانہ میں ہوتے تو اس کی بجائے یوں فرماتے اما یتقی اللہ العلماء یجعلون ابنا و اولاد ابنا و اولاد ابنا و اولاد ابنا۔ علامہ ابن رشد ہدایۃ المجتہد ص ۲۹ میں فرماتے ہیں وعمدة ان الحجة بمنزلة الاب اتفاقاً فی المعنی اعنی من قبل ان کلھما اب للمیت و اتفاقاً فیما فی اکثر من الاحکام اتفاقاً جموعاً علی اتفاقاً فیما منھا ان شہادۃ لحفیة کشہادۃ الاب وان الحد یعتق علی حقیقۃ کما یعتق الاب علی ابنہ وانہ لا یقتص لہ من جد کما لا یقتص لہ من اب۔ دادا بمنزلہ باپ کے ہے۔ اور جب باپ نہ ہو۔ تو اکثر احکام جو باپ سے متعلق تھے دادا سے متعلق ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں جس طرح باپ

کی شہادت بیٹے کے حق میں قبول نہیں اس طرح دادا سے کی شہادت بھی پوتے کے حق میں قبول نہیں۔ اور جس طرح باپ بیٹے کے ملک میں اگر آزاد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دادا بھی آزاد ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح باپ سے قصاص نہیں لیا جاسکتا اسی طرح دادا سے بھی قصاص نہیں لیا جاسکتا۔ پھر جس طرح باپ کی موجودگی میں اولاد مرنا والا کلام میں شمار نہیں ہوتا۔ اسی طرح دادا کی موجودگی میں بھی کلام شمار نہیں ہوگا۔ غرض یہ سارے اشتراک بتاتے ہیں۔ کہ شریعت اسلامیہ میں دادا کے کو باپ کا مقام حاصل ہے۔ پس ان حالات میں پوتے کو بھی بیٹے کا مقام حاصل ہونا چاہیے۔ علامہ ابن رشد ہدایۃ المجتہد ص ۲۹ میں فرماتے ہیں۔ ولا الولد ولد من طریق الخفیة و علی لھذا اجموعاً علی ان بنی البنیین یقومون مقام البنیین عند فقہ البنیین یثرون کما یثرون و یحجبون کما یحجبون پوتا منوی لحاظ سے بتایا ہے۔ اس لئے علامہ نے اس پر اتفاق کیا ہے۔ کہ بیٹوں کے نہ ہوتے ہوئے پوتے ان بیٹوں کے قائم مقام ہوں گے۔ اور اسی طرح وارث بنیں گے جس طرح وہ وارث بنتے ہیں۔ اور اسی طرح حاجب ہوں گے۔ جس طرح وہ حاجب ہو سکتے ہیں۔ و کل ذالک مستنبط من اشتراک لفظ

ایک شبہ کا ازالہ
اس جگہ یہ شبہ وارد نہیں ہو سکتا کہ اس قاعدہ کے مطابق تو بیٹی کی اولاد یعنی نواسہ بھی وارث ہونے کے بھی تو ماں کے مرتے کے بعد اپنی ماں کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ کیونکہ عرفاً اور شرعاً اولاد ماں کی بجائے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اس لحاظ سے نفع سے محروم کی صلی اولاد میں شمار نہیں ہو سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ماکان محمد اباً احد من من جاء لکرم و احزاب علی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ثم من سے کسی مرد کے باپ نہیں حالانکہ جب ہیبت نازل ہوئی اس وقت امام حسن حسین دونوں پیدا ہو چکے تھے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے محسوب نہیں ہو سکتے عرفاً بھی یہی سمجھا گیا ہے ایک عربی شاعر کہتا ہے۔

بَنُو نَابِلَتِنَا اَبْنَا نَابِلَتِنَا
بَنُو هَمَّانِ اَبْنَا السَّاجِلِ الْاَبَاعِدِ
ہمارے بیٹوں کے بیٹے تو ہمارے ہی بیٹے ہیں۔ لیکن ہماری بیٹیوں کے بیٹے دوسری بیٹیوں کے بیٹے ہیں۔ عزمین چونکہ وہ عربی اور شرعی لحاظ سے صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کے مفہوم میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے وہ آیات کی مراد سے خارج ہوں گے۔

پوتے کی محرومی کے دلائل کا جواب اب ہم اختصار کے ساتھ ان دلائل کا جواب لکھتے ہیں جو تسلیم ہوتے کی محرومی کی تائید میں پیش کئے جاتے ہیں اس سلسلہ میں یہ اصل یاد رکھنا چاہیے کہ احادیث قرآن کے تابع ہیں اس لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ حدیث اور آیت کے مفہوم میں مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ دلائل یہ بھی ضروری ہے کہ حجتاً اوسع و احاطہ کا کوئی ایسا مفہوم متعین نہ کیا جائے جس سے کسی آیت کے درمیان عموم کو ترک کرنا پڑے۔ اس اصل کے مطابق جب ہم ان دلائل پر غور کرتے ہیں تو ہمیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی جس کی بنا پر تسلیم پونا چھوڑنا چاہئے۔ اس لئے دادا کے ترکہ سے محروم ہو جائے۔

سب سے پہلی دلیل الاقرب نالاقرب کا قاعدہ ہے جو شہور لاری رحلی ذکر کی حدیث پر بھی مبنی ہے۔ لیکن اس حدیث کا صاف مطلب تو یہ ہے کہ جو رشتے والا اقرب ہوں گے اصل کے تحت آئے ہیں۔ اور البوخی و ابو حنیفہ کا رشتہ ان میں متحقق نہیں۔ ان میں عصیبت کے

اعتبار سے جو اقرب ہے وہ البعد کو محروم کر دے گا۔ مثلاً ایک شخص ماں بیٹی بھائی اور بیٹی چھوڑ کر مر گیا۔ اس صورت میں ذوی الفروض کے حقوق دے کر جو کچھ بچے کا وہ قریب ترین مرد یعنی بھائی کو دیا جائے گا۔ اس شخص کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ الاقرب نالاقرب اس سے بھی بچے کے لئے خود اپنے عموم پر نہیں اصحاب ذرائع میں بھی اس کی عمومیت باقی نہیں۔ اور عصابت میں بھی اس کی عمومیت ٹوٹ گئی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالیں ہمارے اس دعویٰ کو واضح کریں گی۔

زید مسئلہ ۶
 (۱) ماں بیٹا
 دادا ۱
 ۵
 اس مثال میں بیٹے کی موجودگی میں دادا حصہ لے گیا ہے۔ حالانکہ بیٹا نسبت دادا کے اقرب اطراف العیبت ہے

زید مسئلہ ۶
 (۲) ماں باپ بیٹا - پڑنانی
 ۱ ۱
 اس مثال میں پڑنانی جو اجداد اور دور کی رشتہ دار ہے۔ اقرب کے ہوتے ہوئے حصہ لے گئی

دو بیٹیاں - بہن - محرم
 ۲ ۱
 اس مثال میں ضابطی فری لا اولی رجل ذکیر کے مطابق بیٹیوں کے وراثت کے بعد بقیہ بھائی کو ملنا چاہیے تھا۔ لیکن باہن نے جو عورت ہے بھتیجے کو محروم کر دیا۔

زید مسئلہ ۶
 ماں بیٹی بہن بھائی
 ۳ ۲ ۲
 اس مثال میں بھی ماں بیٹی کے حصہ کے بعد بقیہ بھائی کو ملنا چاہیے تھا۔ لیکن بھائی اور بہن دونوں میں مثل حظ الاقربین کے مطابق ترکہ تقسیم ہو گیا۔

زینب مسئلہ ۶
 (۵) ماں - دو بیٹی بھائی - دو حقیقی بھائی
 ۳ ۱ ۲
 اس مسئلہ میں اقرب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اور نہ اولیٰ رجل ذکیر کا قاعدہ

جو اولیٰ رجل ذکیر تھے۔ یعنی حقیقی بھائی وہی محروم ہو گئے۔ پس جب اس قاعدہ کی عمومیت کا یہ حال ہے تو مزید تخصیص کی اس میں کیوں تنجائش نہیں۔ اور ہم اس کے ایسے معنی کیوں نہ کریں جو آیت کے بین اور واضح عموم کو باطل کرنے کا موجب نہ بنیں۔ عزمین بہانہ تک ابوة اور نبوة کے تعلق کے اعتبار سے وراثت کا سوال ہے اس سے اس اصل کا صرف اتنا ہی تعلق ہے کہ واسطہ کی موجودگی میں ذمی واسطہ وراثت نہیں ہوگا لایرث ولذا لابن مع الاہل کا بھی یہی مطلب ہے کہ باپ کے ہونے سے پوتے پوتیا اور دادا کے ترکہ سے حصہ نہیں پائے گا۔ لیکن یہ محرومی کوئی حقیقی محرومی نہیں۔ کیونکہ جب بھی واسطہ فوت ہوگا ذمی واسطہ اپنے حصہ کے مطابق اس جائیداد کا وراثت بن جائیگا۔ اور اس اعتبار سے اس کی وراثت دہی ہر رے گی۔ یعنی کسی دوسرے وراثت کی موجودگی کی وجہ سے من کل الوجوه اس کا حق باطل نہیں ہوگا۔

اجماع امت کا سوال
 اب رہا اجماع امت کا سوال۔ تو جیسا کہ ہم صراحت کر آئے ہیں یہ مسئلہ مجتہد خیر ہے۔ اور جو مسائل اس قسم کے

ہوں۔ ان میں معقول وجوہ کی بناء پر جمہور سے اختلاف جائز ہے۔ خصوصاً جبکہ آیات بھی اس اختلاف کی تائید کر رہی ہوں۔ کیونکہ سب سے بلیغ اصل فان تنازعتم فی شئی فی قرآن ذلک الی اللہ واللہ اسول کی پیروی ہے۔ یہی جواب اس فتویٰ کا ہے جو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ قیاساً واحد ہے۔ اس لئے قرآن کے مقابلہ میں اس کا ظاہری مفہوم ساقط الا اعتبار ہوگا۔ علاوہ ازیں اس مشکل کے حل کے لئے وصیت کی جو صورت پیش کی جاتی ہے وہ بھی تو خلاف اجماع ہے۔ کیونکہ سلف میں سے کوئی بھی اس رنگ میں وصیت کی وصیت کا قائل نہیں۔ پھر اس پر کوئی پابندی بھی نہیں کہ اگر وہ وصیت نہ کرے تو کیا صورت اختیار کی جائے گی۔ جس سے تیمم پوتے کے نقصان کی تلافی کی جاسکے۔ عزمین جو راہ ہم نے پیش کی ہے وہی راہ ضوابط کی راہ ہے جو آیات کی روشنی سے منور ہے۔ اور جس پر چل کر انسان ہر قسم کی مشکلات سے نجات پاسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالمحق والمحق احق ان یتبع۔ خاک - ملک سیف الرحمن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کرنے والوں میں سے اول رہنے والوں کیلئے انعام

محترم میاں ابراہیم صاحب سب انسپکٹر کو اپریٹ سو سالینز باغیچہ پورہ حال دارالرحمت قادیان نے مبلغ پچاس روپیہ دفتر بذرا میں بھجوانے تھے۔ کہ ضلع لاہور اور ضلع گورداسپور کے دو ایسے احمدی دوستوں کو جو ایک سہ ماہی میں دوسرے افراد کے مقابلہ میں بختیں کرانے کے لحاظ سے اول آئیں پچیس پچیس روپے نقد بطور انعام دئے جائیں۔ اس بارہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ان فی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے استفسار کیا گیا۔ تو حضور نے نقدی کی صورت میں انہم دس روپے کو ناجائز قرار دے کر اس سے روک دیا۔ اور اس کی بجائے یہ صورت پسند فرمائی کہ اول رہنے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب میں انعام کے طور پر دی جائیں۔

موضوع گورداسپور ضلع لاہور کے احمدی اصحاب اس دینی مسابقت میں حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ بختیں کرانے کی کوشش کریں۔ انکم تا انکو بر کی سہ ماہی میں ان اضلاع میں جو دست سب سے زیادہ بختیں کرائیں گے۔ بشرطیکہ ان کی بیعتوں دس کس سے کم نہ ہو۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب میں سے پچیس پچیس روپے کی کتابیں انعام کے طور پر دی جائیں گی۔

انچارج دفتر بیعت قادیان

جناب محمد ممتاز صاحب رئیس سہراواں تحصیل فاضلکا

تحریر فرماتے ہیں

یہ سچا صاحب ہے اپنے گھر میں اکیر الٹھڑ کی گولیاں استعمال کر اسیں۔ خدا کے فضل سے انہیں از حد مفید پایا۔ جہاں فی زمانہ نصف کورس بو ایسی ڈاکٹر بھی ہیں ارسال فرمائیں۔

طریقہ یہ گھر کی تمام ادویات چونکہ ذرا خاص کی طرح عمدہ اور بہترین ہوتی ہیں اس لئے آپ کے مرضات بہت زود اثر و مفید ہیں رخصت ہونے پر کورس کی قیمت میں آدھے نصف کورس دے کر پلے سلے کا پتہ ہے۔

طریقہ عجائب گھر حبیب ڈاؤن

Digitized by Khilafat Library Rabwah



ترتیب اہستہ

دیکھنے کا حیرت انگیز کارنامہ

حضرت حکیم انصاری مدظلہ العالی کی طرف سے ڈاکٹر صاحب نے جو دوا ترتیب اہستہ کے استعمال سے عمل خاتم ہوئے ہیں اس کے بارے میں اور مزید تفصیلات، ان کی اور نظائر کے اثرات سے محفوظ رہنا چاہتا ہے صحت کی حالت میں اس دوا کے استعمال سے عمل کی تکالیف سے نجات دہی ہے۔

نیت فرماؤ اور دیکھو آج اپنے بچوں کو اگر وہ تو کچھ ماشا گوانے کی صورت میں بھی روئے

دواخانہ نور الدین قادیان

اسلامی اصوا کی فلاسفی مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی جلد	۱ - ۲ - ۰	۱ - ۲ - ۰
گجراتی	۱۲ - ۰	۱۲ - ۰
اردو	۸ - ۰	۸ - ۰
ہر مٹی	۱ - ۰	۱ - ۰

تینگی

احدیت کے مفصلی اعتراضات اور اس کے جوابات اردو میں آٹھ جلدیں

محصولات

عبد اللہ الدین سکندر آباد دکن

شاکن و شفالی

یہ دونوں دوا میں میریا اور دوسرے بخاروں کیلئے بہتر ہیں۔ بڑی دوا میں میں شبا کن سپینڈ لاکر بخار آماڑتی ہے۔ عکرا و ہمالیہ کو مانتا کرتی ہے۔ عمدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کوئین کے نقصان کے بغیر تم کو بلیز کے بہ اثرات سے صحت کر دیتی ہے۔ شفالی پرانے اور سخت بخاروں میں شاکن کے ساتھ دیکھئے۔ بڑی دوا کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار تیسرا بہ سخت ہوتے ہیں اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کوئین کے ٹوٹنے سے بھی اچھ کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفالی کو شاکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ برسر میں دواؤں کا ہونا بہت اضرابات سے بچا لیتا ہے قیمت نصف ترس کن علی اور بجاس ترس مہ مٹھانی کی درجن ۸ علاوہ محمولہ ڈاکر ملنے کا پتہ ہے۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

ترتیب کبیر

اپنے امرت و کار اور ایسی ہی اور دواؤں کی طرف نشی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ترتیب کبیر میں سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیش کی دواؤں میں ایک نادودہ نظر سے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ عمدہ کی نشی دواؤں کو بھاری دواؤں سے بچتا ہے۔ عمدہ کو کوئین کی دواؤں میں ایک قطرہ یا قطرہ ملکر عمدہ پر تھکھ دینے سے دو سیکڑوں سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ کچھ اور کچھ کے طریقے لگا دینے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے اور تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہڈیوں بہانیت زود اثر اور خوب دواؤں سے غیر نافع نہیں آتا۔ استعمال کیا جاتا ہے اور فوراً فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابل میں استعمال کر کے دیکھیں آجی جو معلوم کر لیں کہ سب موجود دواؤں سے اس کا زیادہ اور زور کی اثر بہت بڑی نشی دیا لی ہے۔ کچھ اور کچھ کے محمولہ ڈاکر ملنے کا پتہ ہے۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

این ڈبلیو آر کورس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر جو بہ قیمت ایک روپیہ این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے ڈسٹریبیٹرز سے مل سکتا ہے۔

این ڈبلیو آر میڈیٹو اور ڈرگز اینڈ کیمیکلز دفاتر میں آفس لکروں کی کثیر تعداد میں آسماں چڑھنے کیلئے آمینڈر اور ان کی طرف سے کچھ اسکیم و درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان میں ۱۴ مسالوں کیلئے مخصوص ہیں جو ایک ایٹھ روپے میں ڈی وی سی سائیکل پورٹینوں کیلئے سات سیکھوں یا تیسویں دہندہ دستاویزیوں کیلئے اور ایک سیکھوں کے قلم کیلئے علاوہ ان میں بجاس موزوں امینڈر اور کیمیکلز میں باڈی سائیکل پورٹین جارجنگ پاورسوں اور ہندوستانی عیسائیوں کیلئے اور دیگر قلم کیلئے مخصوص ہوں گی۔ اور تیسویں مخصوص ہونے کے نام نہرت، انتظار پر یہ دیکھ جائیں گے۔ تعویذ دیکھنے والے راجس اور بعض طویل کورسوں کے نام ۵۰ - ۲ - ۰ - ۲ - ۰ - ۲ - ۰۔ سب کے مکمل میں ممبر گرائی الاؤنس اور دوسرے الاؤنسوں کے جو اوردہ قواعد مل سکتے ہیں رعایتی نرخوں پر بخاس سے فرم کی خریدنے کا بھی حق ہوگا۔

قابلیت میریٹر کمیشن کیلئے ڈو ٹریڈنگ کارکنان کا اعلان ڈو ٹریڈنگ میں ہوتا ہے جو میریٹر کیمپ کے قابل ہوں اور کوئی مضائقہ پاس ہونا چاہئے۔ محکمہ اٹھارہ اور بیس سال کے درمیان اور عمر سال ایک اور چھوٹے بچوں کے بھائی اور خرنی حریف ڈو ٹریڈنگ کے آمینڈر واروں کیلئے تین سال تک اور بڑھائی جا سکتی ہے۔ سابق فرمی جی ایس سال تک عمر کے بھی لئے جا سکتے ہیں۔

نفاذ کیلئے ایسی نیت کے افادہ کے ساتھ جس پر گٹ چیاں ہو سیکڑوں کی کچھ

۴ سہارے پاس امیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ عطروں کی اجینسی

عطر و نفیسہ

اور ہم شہر اور سرحدوں میں ان عطروں کی اجینسیاں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عطریات درمیانی ہیں۔ اور بہترین پھیروں کی خوشبوؤں میں ہیں۔ انگریزی اور لٹین عطریات ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کے علاوہ امیریل کیمیکل کمپنی کا تیار کردہ بوڈی سون میں ہمارے ہاں ملنے سے مل سکتے ہیں۔ عطروں کی خوردہ فروشوں کی قیمت دورویے آٹھ آنے ۲۵ ۱/۲ یا ۲۵ ۱/۲ ہے۔ بوڈی سون کی چار اونس کی نشی کی قیمت ساٹھ چار روپے لکم ہے ۲۵ ۱/۲ یا ۲۵ ۱/۲ ہے۔

۵ اینٹیڈون کو معقولی کمیشن دیا جاتا ہے۔ خواہ کچھ اجباب مندرجہ ذیل ہے۔ یہ خطو کتا بت کریں براہ راست مانگیں۔ دواؤں سے فرم کی تفصیلات بھی فوراً کی جاتی ہے۔

دیکھنے کا پتہ ہے: مینجر انڈین کیمیکل کمپنی قادیان سکندر آباد

”اب گیہوں کے ذخیرے بیچ ڈالئے“

”شمالی اکر ڈالیں جو دنیا میں سب سے زیادہ گیہوں پیدا کرنے والے خطوں پر مشتمل ہے۔ اس دفعہ موسم سرما کی گیہوں کی فصل کے نہایت عمدہ ہونے کا یقین ہے۔ اس سے ایسا نظر آتا ہے کہ شاید گیہوں کی کمی اضافہ میں بدل جائے اگر میں ایک کاروباری سسٹم باز ہوتا اور میرے پاس گیہوں کا ذخیرہ ہوتا تو میں اسے فوراً بیچ دیتا کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ستمبر کے بعد گیہوں کافی مقدار میں مل سکے گا۔“

بیان مسٹر ہوور سابق پریذیڈنٹ امریکنہ بینکارنگ اور

مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۲۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا عہد اور ہماری اپیل

ان لوگوں سے جو فائز پیداوار کے علاقوں میں رہتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ وہ پوری پوری مدد کریں۔ اگر آپ اپنا نام نیشنل غوڈ ویلے کمیٹی کے نام لکھ کر آپ کے پاس آپ کی ضرورتوں سے بہت زیادہ بیج رہے گا۔ اگر آپ کے شہر میں راشننگ جاری کر دیا جائے یا راشن میں کمی کر دی جائے تو یہ یاد رکھئے کہ ایسا قدم صرف آپ کے ہوموں کی مدد کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ اس کے باوجود بھی آپ کے پاس کافی اناج بیج رہے گا۔ چھوٹی سے چھوٹی مقدار میں ذخیرہ نہ کیجئے۔ حکومت کے ذمہ داروں سے تعاون کیجئے۔

ان لوگوں سے جو کمی کے علاقوں میں رہتے ہیں ہم پوری مدد کا عہد کرتے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع و وسائل کو اکٹھا کر لیا گیا ہے۔ اور ان کو امداد پیسہ پہنچانی جا رہی ہے۔ غذائی کمی میں مساویانہ مدد رسد کی کا خیال رکھا جائے گا اور پورے ملک میں یکساں تقسیم ہوگی۔ راشننگ کو مدد دینی گئی ہے تاکہ پورے نیشنل پیمانے پر حصہ پاسکے۔ قیمتوں کو کنٹرول کو سختی سے برقرار رکھا جائے گا۔ اس لئے آپ بھی سکون رہیے اور امداد کیجئے۔ ضرورت سے زیادہ ذخیرہ نہ کیجئے۔ ہاؤسوں سے کوئی سود کار نہ رکھیے۔

غذائی بحران

کو

شکست دینے کی بجائے

بلکہ کوشش کیجئے - بلکہ جھٹ پھیرے

تاجروں اور کاشتکاروں کو پیغام

آپ سے جس قدر اناج ممکن ہو سکے نکال دیجئے۔ اناج کی مقدار کا ہرگز جو ذخیرہ کیا جائے اسے بہت سے ہوموں کی موت کا سبب ہو سکتا ہے۔ صرف کنٹرول کی قیمتوں پر فروخت کیجئے جو آپ کے اور خریدار کے دونوں کے لئے مناسب ہیں۔ دو مٹروں کی مصیبت کے سہارے دولت کمانا ایک لعنت ہے۔ حکومت اور عوام نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ منافع بازوں اور چور بازاروں کو ہر ممکن طاقت سے جو انہیں حاصل ہے کٹ ڈالیں گے۔ چور بازار سے گریز کیجئے۔ یہ کام جرم مانا ہے۔

فود ڈیپارٹمنٹ، نیشنل فوڈ سٹاک آف انڈیا، نئی دہلی کا جاری کردہ

احمد آباد ۲ جولائی۔ ہندو مسلم فساد آج پھر زور پکڑ گیا۔ چنانچہ آج صبح ہندو اور مسلمان کثیر تعداد میں اکٹھے ہو گئے۔ پیسے ایک دو سو پرائیٹوں کی بوجھا کر گرتے رہے اور ہر گھر گھونٹا ہو گئے۔ دوکان لوٹ لوٹیں۔ مکانات کو آگ لگا دی۔ چھپر اٹھنے کی بھی منعقدہ اور آدھ سپہیں صبح ۱۰ بجے تک غیر سرکاری اندازے کے مطابق ۳۰ مسز اسٹامپ بلاک اور اڑھائی سو مجروح ہو چکے تھے۔ فساد کی شدت کی وجہ سے گاڑیاں چلنی بند ہو گئیں۔ جس کی وجہ سے فریڈ این ہزار مسافر سٹیشن پر رک گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر آج نہ ہو تو ہم حالت نہ سدھرتی تو گورنمنٹ سخت کارروائی کرے گی۔

پربھو پور جاگل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسز بیگ اور کنگس کے مفتاحی لیڈروں کی ایک کانفرنس بلائی ہے تاکہ قیام امن میں مدد مل سکے۔

بھمنی ۲ جون۔ شدت جو اسراہل ہندو صدر منتخب آل انڈیا کانگرس کے پیچھے بیٹھی ہیں کانگرس کی کونسل کے اجلاس میں مولانا آزاد سے عہدہ صدارت کا چارج لے لیے گئے۔ اور نئی ورکنگ کمیٹی کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیں گے۔

راولپنڈی ۲ جولائی۔ ڈویژنل مسلم لیگ کانفرنس کے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے۔ جس میں وائسرائے کے اس بیان کی مذمت کی گئی ہے جس میں عارضی منادہ حکومت کی تجویز پر پس لینے اور اس کی جگہ سرکاری افسروں پر مشتمل ٹکر ان حکومت کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲ جولائی۔ ڈاکٹرانوں کے سرٹاف کی یونین کے جنرل سیکریٹری نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ یونین کی طرف سے سرٹاف کے پیسے نوٹس کے بعد گورنمنٹ نے جو کمیشن مقرر کی تھی اس کی رپورٹ آج تک منظر نہیں آئی۔ اس کے علاوہ جو مراعات دینے کا اعلان کیا گیا ہے وہ قطعاً ناکافی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہمارے بعد مطابقت ایسے ہیں جو قطعاً ناقص ہیں۔ سپرڈینس کے لئے اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اس کو پورا نہ کرنے کی صورت میں سرٹاف نال کر دیں۔

نئی دہلی۔ یکم جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے پارٹیشن کمیٹی کے دستور ساز اسمبلی کے لئے مسلم لیگ نمائندوں کے نام منتخب کر لئے ہیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

میرٹھ میں محلی مزدوری کے لئے مسز جناح کی خدمت میں بھیج دیے گئے ہیں۔ پنجاب سے مسز جناح۔ سردار عبدالرشید شہر سرنیزہ جالون۔ میر غلام شہید سرنیزہ گجرات۔ بیگم منہ لوزا سرنیزہ لاکھنؤ۔ راجہ غلام علی اور چوہدری نذیر احمد کے نام منتخب کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ مسز ممتاز دوڑا۔ ڈاکٹر عمر حیات۔ ملک نسیل اسلام آباد لاہور اور اور چوہدری محمد حسین ایچ۔ ایل۔ کے نام بھی پنجاب کی طرف سے دستور ساز اسمبلی میں بھیجے جائیں گے۔

لندن یکم جون۔ لندن کے سیاسی حلقے خیال ظاہر کر رہے ہیں کہ ہندوستان میں سرکاری نمائندہ حکومت کے جلد معرض وجود میں آنے کے امکان بہت کم ہیں۔ سرکاری افسروں پر مشتمل نئی حکومت قیام سے زیادہ عرصہ تک برسر اقتدار رہے گی۔ برطانیہ کے بڑے بڑے اخبارات کانگرس کے طرفداروں کی مذمت کر رہے ہیں امید کی جاتی ہے کہ پارلیمنٹ میں ہندوستان کانگرس کے خلاف کے وقت بھی اکثر مسلم کانگرس کے خلاف کڑی نکتہ چینی کریں گے۔

نئی دہلی۔ یکم جولائی۔ حکومت ہند کے ریٹس ممبر سرائیدھ ڈیٹھنل نے ٹکر ان حکومت کے لئے خبر کو چارج دیا ہے۔ آج صبح آپ بدرجہ ہوائی جہاز لٹال روانہ ہوئے۔

پٹن۔ یکم جولائی۔ امیران کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں بتایا کہ وہ ڈیپوٹی پارٹی آف امیران کے نام سے ایک نئی پارٹی بنا رہے ہیں جس کی خارجہ پالیسی روس۔ برطانیہ فرانس اور امریکہ سے تعلقات استوار کرنا ہوگی۔

آل انڈیا مسلم لیگ جولائی رسکھوں کی ایک کانفرنس میں ذمہ دار کچھ لیڈروں نے تہائی ارشاد کیا ہے۔ تقاریر میں۔ ماسٹر نارائن گھوسٹ نے کہا کہ مرنا قبول کریں گے مگر مسلمانوں کی غلامی قبول نہیں کریں گے۔ سبکیانی کو تار سنگھ نے کہا کہ مسلم لیگ اور اس کے پاکستان کو روکنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ آئندہ چھبیس تیس سال تک پنجاب میں امن و امان قائم نہ ہونے دیں اور گڑ بڑی جاری رکھیں۔

نئی دہلی یکم جولائی۔ وائسرائے نے مسز جناح کی خدمت میں بھیج دیے گئے ہیں۔ پنجاب سے مسز جناح۔ سردار عبدالرشید شہر سرنیزہ جالون۔ میر غلام شہید سرنیزہ گجرات۔ بیگم منہ لوزا سرنیزہ لاکھنؤ۔ راجہ غلام علی اور چوہدری نذیر احمد کے نام منتخب کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ مسز ممتاز دوڑا۔ ڈاکٹر عمر حیات۔ ملک نسیل اسلام آباد لاہور اور اور چوہدری محمد حسین ایچ۔ ایل۔ کے نام بھی پنجاب کی طرف سے دستور ساز اسمبلی میں بھیجے جائیں گے۔

لندن یکم جون۔ لندن کے سیاسی حلقے خیال ظاہر کر رہے ہیں کہ ہندوستان میں سرکاری نمائندہ حکومت کے جلد معرض وجود میں آنے کے امکان بہت کم ہیں۔ سرکاری افسروں پر مشتمل نئی حکومت قیام سے زیادہ عرصہ تک برسر اقتدار رہے گی۔ برطانیہ کے بڑے بڑے اخبارات کانگرس کے طرفداروں کی مذمت کر رہے ہیں امید کی جاتی ہے کہ پارلیمنٹ میں ہندوستان کانگرس کے خلاف کے وقت بھی اکثر مسلم کانگرس کے خلاف کڑی نکتہ چینی کریں گے۔

نئی دہلی۔ یکم جولائی۔ امیران کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں بتایا کہ وہ ڈیپوٹی پارٹی آف امیران کے نام سے ایک نئی پارٹی بنا رہے ہیں جس کی خارجہ پالیسی روس۔ برطانیہ فرانس اور امریکہ سے تعلقات استوار کرنا ہوگی۔

آل انڈیا مسلم لیگ جولائی رسکھوں کی ایک کانفرنس میں ذمہ دار کچھ لیڈروں نے تہائی ارشاد کیا ہے۔ تقاریر میں۔ ماسٹر نارائن گھوسٹ نے کہا کہ مرنا قبول کریں گے مگر مسلمانوں کی غلامی قبول نہیں کریں گے۔ سبکیانی کو تار سنگھ نے کہا کہ مسلم لیگ اور اس کے پاکستان کو روکنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ آئندہ چھبیس تیس سال تک پنجاب میں امن و امان قائم نہ ہونے دیں اور گڑ بڑی جاری رکھیں۔

اور ان کے حقوق پر اظہارِ کیم کرنا ہے۔ جس سے ان کو ناقابلِ تصفیہ نقصان پہنچا دیا جائے۔ ہاں یہ فریڈ ہندو فساد ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے کئی ہندو اور مسلمان ہلاک ہو گئے اور متعدد مجروح ہوئے۔

نئی دہلی یکم جولائی۔ وائسرائے نے مسز جناح کی خدمت میں بھیج دیے گئے ہیں۔ پنجاب سے مسز جناح۔ سردار عبدالرشید شہر سرنیزہ جالون۔ میر غلام شہید سرنیزہ گجرات۔ بیگم منہ لوزا سرنیزہ لاکھنؤ۔ راجہ غلام علی اور چوہدری نذیر احمد کے نام منتخب کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ مسز ممتاز دوڑا۔ ڈاکٹر عمر حیات۔ ملک نسیل اسلام آباد لاہور اور اور چوہدری محمد حسین ایچ۔ ایل۔ کے نام بھی پنجاب کی طرف سے دستور ساز اسمبلی میں بھیجے جائیں گے۔

لندن یکم جون۔ لندن کے سیاسی حلقے خیال ظاہر کر رہے ہیں کہ ہندوستان میں سرکاری نمائندہ حکومت کے جلد معرض وجود میں آنے کے امکان بہت کم ہیں۔ سرکاری افسروں پر مشتمل نئی حکومت قیام سے زیادہ عرصہ تک برسر اقتدار رہے گی۔ برطانیہ کے بڑے بڑے اخبارات کانگرس کے طرفداروں کی مذمت کر رہے ہیں امید کی جاتی ہے کہ پارلیمنٹ میں ہندوستان کانگرس کے خلاف کے وقت بھی اکثر مسلم کانگرس کے خلاف کڑی نکتہ چینی کریں گے۔

نئی دہلی۔ یکم جولائی۔ امیران کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں بتایا کہ وہ ڈیپوٹی پارٹی آف امیران کے نام سے ایک نئی پارٹی بنا رہے ہیں جس کی خارجہ پالیسی روس۔ برطانیہ فرانس اور امریکہ سے تعلقات استوار کرنا ہوگی۔

آل انڈیا مسلم لیگ جولائی رسکھوں کی ایک کانفرنس میں ذمہ دار کچھ لیڈروں نے تہائی ارشاد کیا ہے۔ تقاریر میں۔ ماسٹر نارائن گھوسٹ نے کہا کہ مرنا قبول کریں گے مگر مسلمانوں کی غلامی قبول نہیں کریں گے۔ سبکیانی کو تار سنگھ نے کہا کہ مسلم لیگ اور اس کے پاکستان کو روکنے کا اب ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ آئندہ چھبیس تیس سال تک پنجاب میں امن و امان قائم نہ ہونے دیں اور گڑ بڑی جاری رکھیں۔

دوستانہ نوآبادیہ اقدامات کے تمام مجربات اور ہولناکیوں کا خلاصہ